Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴ فون ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۷ ذوالقعدہ ۱۳۹۷ھ ۱۰ نبوت ۱۳۵۶ ہش ۱۰ نومبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۵۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ نبوت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد (دکن) کی طبیعت کچھ علیل تھی ۱۴ اکتوبر کو وہ چنتہ کنٹہ تشریف لے گئے وہاں طبیعت زیادہ خراب ہوگئی مقامی ڈاکٹر کے مشورہ سے ۱۵ اکتوبر کی شام کو واپس حیدر آباد آگئے۔ مقامی ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ کم از کم چھ ہفتے مکمل آرام کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں محترم سیٹھ صاحب موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ناظر خدمتِ درویشان)

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے نگران و ناظم اشاعت مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری کو اجتماع کے موقع پر فٹ بال کا فائنل میچ کے دوران کھیلتے ہوئے گرنے کی وجہ سے سر اور دونوں بازوؤں پر چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے ملاقات کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یوں تو حسبِ معمول حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہر جمعرات کو ہوتی ہے مگر

(۱) ۲۴ نبوت/نومبر کو بروز جمعرات عید کی مصروفیات کی وجہ سے ملاقات نہیں ہوگی۔

(۲) یکم فتح/دسمبر کو بروز جمعرات انشاء اللہ ملاقات ہوگی۔

(۳) اس کے بعد جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی وجہ سے تا اطلاع ثانی ملاقات نہیں ہوگی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر نبی کی فضیلت ان کاموں سے ثابت ہوتی ہے جن سے بنی نوع کی سچی ہمدردی اور تڑپ ظاہر ہو

اے سب لوگو! اُٹھو اور گواہی دو کہ اس صفت میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کوئی نظیر نہیں ہے

"دُنیا کا حقیقی نُور وہی تھا جس نے دُنیا کو تاریکی میں پاکر فی الواقع وہ روشنی عطا کی کہ اندھیری رات کو دن بنا دیا۔ اس سے پہلے دُنیا کیا تھی اور پھر اس کے آنے کے بعد کیا ہوئی؟ یہ ایک ایسا سوال نہیں ہے کہ جس کے جواب میں کچھ دِقّت ہو۔ اگر ہم بے ایمانی کی راہ اختیار نہ کریں تو ہمارا کانشنس ضرور اِس بات کے منوانے کے لئے ہمارا دامن پکڑے گا کہ اس جنابِ عالی سے پہلے خدا کی عظمت کو ہر ایک ملک کے لوگ بھول گئے تھے اور اس سچے معبود کی عظمت اوتاروں اور پتھروں اور ستاروں اور درختوں اور حیوانوں اور فانی انسانوں کو دی گئی تھی اور ذلیل مخلوق کو اس ذوالجلال و قدوس کی جگہ پر بٹھایا تھا ..... وہ دعویٰ ایک عظیم الشان روشنی اپنے ساتھ رکھتا ہے جو حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّہ کے پہاڑ پر کیا تھا وہ کیا دعویٰ تھا؟ وہ یہی تھا کہ آپؐ نے فرمایا کہ خدا نے دُنیا کو شرک کی سخت تاریکی میں پاکر اس تاریکی کو مٹانے کے لئے مجھے بھیج دیا۔ یہ صرف دعویٰ نہ تھا بلکہ اس رسول مقبولؐ نے اس دعویٰ کو پورا کرکے دکھلا دیا۔ اگر کسی نبی کی فضیلت اسکے ان کاموں سے ثابت ہو سکتی ہے جن سے بنی نوع کی سچی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو تو اے سب لوگو! اُٹھو اور گواہی دو کہ اس صفت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دُنیا میں کوئی نظیر نہیں ..... اَب مَیں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت پہنچ گیا ہے کہ یہ پاک رسولؐ شناخت کیا جائے چاہو تو میری بات لکھ رکھو کہ اب کے بعد وہ مُردہ پرستی روز بروز کم ہوگی یہاں تک کہ نابود ہو جائے گی۔ کیا اِنسان خدا کا مقابلہ کرے گا؟ کیا ناچیز قطرہ خدا کے ارادوں کو رَدّ کر دے گا۔ کیا فانی آدم زاد کے منصوبے الٰہی حکموں کو ذلیل کریں گے؟ اے سُننے والو! سُنو! اور اے سوچنے والو! سوچو اور یاد رکھو! کہ حق ظاہر ہوگا اور وہ جو سچا نُور ہے چمکے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۹)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت عام نے دُنیا کی ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے

آپؐ نے ہر چیز خواہ وہ جاندار ہو یا غیر جاندار کے حقوق کی تعیین فرمائی اور پھر ان کی حفاظت کا سامان کیا

رُوحانی میدانوں میں آپؐ نے انسانوں کے لئے اِس قدر ترقیات کے دروازے کھولے ہیں کہ ان کا کوئی شمار نہیں

آپؐ کے ہم غریب عاجز بندوں پر اس قدر احسانات ہیں کہ ہماری رُوح اور ہمارا دِل آپؐ پر کثرت سے درود بھیجنے پر مجبور ہے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ تبوک ۱۳۵۶ ہش مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ مکرم قریشی محمد انور صاحب شاہد رُکن صیغہ زودنویسی ربوہ)

تشہد وتعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (الاعراف آیت ۱۵۷) کہ میری رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ نیز ہر چیز جو خدا تعالیٰ نے پیدا کی اور جس کا اس کی ربوبیت نے اور اس کی رحمت نے احاطہ کیا ہوا ہے وہ انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے اور انسانِ کامل کو پیدا کرنا مقصود تھا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ چونکہ ہر چیز انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے اس لئے اَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ظَاھِرَۃً وَّ بَاطِنَۃً (لقمان آیت ۲۱) کہ

ظاہر و باطن کی نعمتیں

بڑی کثرت کے ساتھ انسان پر نازل ہوتی ہیں اور وہ گنی نہیں جا سکتیں۔ دوسری جگہ آیا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو گن نہیں سکتے۔ اِس رحمت کو ظاہر کرنے کے لئے اور ایسے سامان پیدا کرنے کے لئے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی ان وسیع رحمتوں کا عرفان حاصل کرے ایک ایسی ہستی ایک ایسا انسان پیدا کیا گیا جس کو کامل استعدادیں دی گئیں جو پورے طور پر نشو و نما حاصل کر چکی تھیں۔ وہ انسان کی طرف بھیجا گیا تا کہ انسان کو بتایا جائے کہ جب خدا کا کوئی بندہ خدا کا ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ سلوک یہ ہوتا ہے کہ ہر چیز جو خدا نے پیدا کی ہے وہ اسی کی ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کی اتنی رحمتیں اور اتنے فضل اور انعام اس بندے پر نازل ہوتے ہیں کہ جن کا حد و شمار نہیں۔

اسی غرض کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا گیا اور کہا گیا کہ مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (الانبیاء آیت ۱۰۸) ہم نے تجھے عالمین کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ یہ فقرہ تو بہت چھوٹا ہے لیکن اس کے معانی نے بھی دُنیا کی ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام

پہچاننے کے لئے اور آپؐ کی عظمت اور آپؐ کے جلال کو جاننے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہمارے ذہن میں یہ بات حاضر ہو کہ آپؐ کِس معنی میں اور کِن کیلئے رحمت ہیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی شکل میں جو تعلیم آپؐ کے ذریعہ انسان کو دی جب ہم اس پر غور کرتے ہیں تو ہمیں وہ عجیب کتاب نظر آتی ہے جسے ہم قرآنِ عظیم کہتے ہیں یا ہم قرآن کریم کہتے ہیں یا ہم قرآن مجید کہتے ہیں۔ ہر بات جس کی انسان کو ضرورت تھی، جس کے نتیجہ میں انسان نے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا علم حاصل کرنا تھا اور ان سے حصّہ لینا تھا، وہ راہیں جن پر چل کر انسان نے خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنا تھا وہ سب اس عظیم کتاب میں بیان ہو گئی ہیں۔

قرآن کریم نے جو یہ کہا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ یہ کِس معنی میں ہے کیونکہ اصل مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظیم رحمتوں اور اس کی عظیم صفات کا اس کی کبریائی اور جلال اور عظمت کا عرفان دیا جائے اِس لئے ضروری ہے کہ ہمیں یہ علم ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کِس معنی میں رحمت ہو کر آئے۔

قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے کہ

خدا تعالیٰ کی رحمت

اس کی ۲ دو صفات کے ذریعے ظاہر ہوتی ہے ایک اس کی رحمانیت ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے اس کی رحیمیت ہے۔ خدا رحمان بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔ اس کی رحمان ہونے کی صفت کا ربوبیت کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔ دُنیا کی ہر چیز جس کو پیدا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پرورش کرتا ہے اور ایسے سامان پیدا کرتا ہے کہ وہ انسان کے لئے فائدہ مند بن جائے کیونکہ ہر چیز انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم اور آپؐ کا وجود بے جان چیزوں کے لئے بھی رحمت ہے۔ ایک تو جاندار چیزیں ہیں جن میں چوپائے بھی ہیں پرندے بھی ہیں چرند بھی ہیں اور انسان بھی ہیں اور ایک بے جان چیزیں ہیں مثلاً ستارے ہیں، گیلیکسیز (GALAXIES) ہیں، درخت ہیں، پانی ہے، اجناس ہیں وغیرہ وغیرہ بے شمار چیزیں ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم نے بے جان چیزوں کے حقوق کو بھی بیان کیا ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی اس ہدایت کے ذریعہ سے ان حقوق کی حفاظت بھی کی گئی ہے۔ پس آپؐ کی رحمت بھی خدا تعالیٰ کی رحمتوں کی وسعتوں کے ماتحت ہے۔ انسان خدا تعالیٰ کی وسعتوں کو تو نہیں پہنچ سکتا لیکن اپنے کمال کو پہنچا ہوا انسان جتنا کامل بن سکتا ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کمال کو حاصل کیا اور آپؐ کی لائی ہوئی شریعت نے ہر چیز کا حق بتایا بھی اور اس کی حفاظت بھی کی۔

بنیادی طور پر قرآن کریم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ ہر چیز کا یہ حق ہے کہ جس غرض کے لئے خدا تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے اس کا استعمال نہ کیا جائے۔ ہر مخلوق کا یہ حق اسلام نے قائم کیا ہے اور اسلامی تعلیم نے اس کی حفاظت کی ہے۔ مثلاً فرمایا لَا تُسْرِفُوْا (الاعراف آیت ۳۲) اسراف نہ کرو۔ اسراف کے معنی ہی خدا تعالیٰ کے قانون کی حدود سے تجاوز کرنا ہیں۔ پس اس کے یہی معنی بنتے ہیں کہ ہر چیز کے متعلق خدا تعالیٰ نے کچھ قانون بنائے ہیں ان کی پیدائش کی کوئی غرض بیان کی ہے اس کے خلاف تم نے اس کو استعمال نہیں کرنا۔ انسان جب بھٹکتا ہے، اور بسا اوقات بھٹکتا اس وقت زیادہ ہے جب وہ

علم کے میدان میں

اور تحقیق کے میدان میں کافی آگے نکل چکا ہو تو وہ دُنیا کے لئے عذاب اور ہلاکت کے سامان پیدا کر دیتا ہے جیسا کہ ایٹم کی طاقت کا غلط استعمال ہمیں بتا رہا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اشیاء کے لئے بھی رحمت ہیں کیونکہ آپؐ ایک ایسی تعلیم لے کر آئے جس نے انسان کو یہ بتایا کہ دیکھو یہ اشیاء خاص غرض کے لئے پیدا کی گئی ہیں اور ان اغراض کے لئے ہی ان کا استعمال ہونا چاہیئے اور جو قوانین ان کو GOVERN (گورن) کرنے والے ہیں ان سے تجاوز نہیں کرنا چاہیئے۔

اس کے بعد ہم جانداروں کو لیتے ہیں۔ یہ ایسی عظیم کتاب ہے کہ اس نے جانداروں کے حقوق بھی قائم کئے ہیں اور ان کی حفاظت بھی کی ہے بعض جاندار ایسے ہیں کہ جن کی افادیت ان کی غذائیت میں نہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو اس لئے نہیں پیدا کیا کہ انسان ان کو کھائے۔ مثلاً سؤر ہے یا درندے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ نے، اسلام نے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت

نے ہمیں کہا کہ ایسے جاندار جن کی افادیت ان کے کھانے میں نہیں بلکہ اور چیزوں میں ہے تو جس غرض کے لئے ان کو پیدا کیا گیا ہے اس غرض کے لئے ان کو استعمال کرو (یہ بڑا لمبا مضمون ہے سانپوں کے متعلق مکھیوں کے متعلق اسی طرح دیگر چیزوں کے متعلق بہت گفتگو کی جا سکتی ہے تھوڑی بہت میں بھی کر سکتا ہوں لیکن اس وقت میں اس تفصیل میں نہیں جاؤں گا) اسلامی تعلیم یہ ہے کہ خدا کے قانون کو توڑنا نہیں، حدود سے تجاوز نہیں کرنا، اسراف نہیں کرنا۔ اسی طرح جو چیزیں انسان کے کھانے کے لئے بنائیں ان کے متعلق بھی کہا کہ اسراف نہیں کرنا کھانے کے لحاظ سے اسراف کئی طور پر ہو سکتا ہے۔ جسم کی ضرورت سے زیادہ کھانا بھی اسراف ہے (جسم کی ضرورت سے کم کھانا بھی منع ہے لیکن زیادہ کھانا اسراف اور ضیاع ہے) اور ایک اسراف اس طور پر ہوتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی ناشکری کرتے ہوئے اغذیہ یعنی غذاؤں میں سے بعض کو اپنی غفلت اور نالائقی کی وجہ سے اور بے پرواہی کی وجہ سے ضائع کر دے اور تلف کر دے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی پلیٹ میں اتنا ہی سالن ڈالا کرو کہ ایک لقمے کا سالن بھی ضائع نہ ہو۔ کھانے والی چیزوں میں سے جو سالن کی مثال لی ہے یہ غیر جاندار چیزوں پر بھی اطلاق پاتی ہے لیکن

گائے کا گوشت

ہے، اُونٹ کا گوشت ہے، دُنبے کا گوشت ہے ان کا بھی سالن پکتا ہے۔ پھر کہا کہ جنگلوں میں جو آزاد جانور رہتے ہیں تم محض شوقیہ ان کا شکار نہ کیا کرو کہ ضرورت تو نہیں شکار کرو اور پھر پھینک دو۔ اس سے منع کیا۔ کہا کہ جتنی کی ضرورت ہے اتنا شکار کرو کیونکہ وہ پیدا ہی انسانی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کئے گئے ہیں۔ پھر جو پالے ہوئے جانور ہیں مرغیاں اور دوسری چیزیں ہیں ان کو دُکھ دینے سے آپؐ نے بڑی سختی سے منع کیا۔ ہر جاندار کے متعلق کہا کہ ان کی تکلیف کو دُور کرنا ہے۔ جانداروں کے متعلق، غیر انسان کے متعلق یہ تعلیم دی، کُتّے اور بلّی تک کے متعلق کہہ دیا کہ ان کا خیال رکھنا بڑے ثواب کا کام ہے۔ گھر کے پالتو جانوروں کے متعلق کہا کہ ذبح کرتے وقت بھی اس بات کا خیال رکھو کہ ان کو تکلیف نہ ہو کم سے کم تکلیف میں ان کی جان نکلے۔ کیونکہ اصل مقصد تو یہ ہے کہ انسان ان کو کھائے اسی لئے ان کو پیدا کیا گیا ہے لیکن انکو تکلیف پہنچا کر تو انسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ غرض اس معنی میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ہیں۔

پھر انسان ہے، بنی نوع انسان۔ ان میں کافر بھی ہیں اور مومن بھی ہیں۔

خدا تعالیٰ کی رحمانیت

کا تعلق کافر سے بھی ہے اور اس کے جلوے کافر دیکھتا ہے اور اس کی رحمانیت کا تعلق مومن سے بھی ہے اور اس کے جلوے مومن دیکھتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کی حیثیت سے رحمانیت کے بھی مظہر کامل ہیں۔ چنانچہ اسلامی تعلیم ایک غیر مومن کے (جو ابھی اسلام نہیں لایا) حقوق کو قائم بھی کرتی ہے اور ان کی حفاظت بھی کرتی ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بار بتایا ہے کہ اِس وقت کی مہذب دنیا کا مزدور اپنے حقوق کے حصول کے لئے جدّوجہد تو کر رہا ہے لیکن اسے اپنے حقوق کا علم نہیں۔ نہیں جانتا میرا حق ہے کیا۔ یہ قرآنی ہدایت کا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ہے کہ آپؐ نے انسان کو بتایا کہ تیرا حق کیا ہے اور پھر تعلیم دی کہ یہ حقوق بہرحال ادا ہونے چاہئیں۔ لیکن انسان صرف مزدور کی حیثیت میں تو اِس دنیا میں زندگی نہیں گزارتا۔ یہ ایک ایسا جاندار ہے جو گہرے جذبات رکھتا ہے۔ چنانچہ انسان مومن ہو یا کافر اس کے جذبات کا خیال رکھا اور ان میں کوئی تفریق پیدا نہیں کی۔ بعض دوسرے مذاہب نے بعض باتوں میں تفریق کی ہے لیکن اسلام نے انسان انسان میں کوئی تفریق پیدا نہیں کی۔ جہاں تک انسانی جذبات کا تعلق ہے مومن اور کافر میں فرق نہیں۔

انسانی جذبات برابر ہیں

ہر انسان یہ چاہتا ہے کہ اسے خواہ مخواہ طعن و تشنیع نہ کی جائے۔ ہر انسان یہ چاہتا ہے کہ بلا وجہ اس کے فضول القاب نہ رکھے جائیں، بُرے نام نہ رکھے جائیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ قید لگائے بغیر کہ وہ مسلمان ہے یا کافر یہ کہا کہ انسان کے بُرے بُرے نام نہیں رکھنے۔ بُرے نام رکھنے سے اور طعن و تشنیع کرنے سے منع کیا۔ خواہ کوئی مومن کے نام رکھے تب بھی بُرا اور اسلامی تعلیم کے خلاف اور کافر کے نام رکھے تب بھی بُرا۔ اور بیسیوں مثالیں ہیں۔ لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اور لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (الحجرات آیت ۲۰) کے علاوہ فرمایا وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج آیت ۳۱) کہ جھوٹ نہیں بولنا۔ یہ نہیں کہا کہ مسلمان کے خلاف جھوٹ نہیں بولنا بلکہ اسلام نے کہا کہ کسی کے خلاف بھی جھوٹ نہیں بولنا اور ہر ایک کے حق میں اور ہر ایک کے متعلق سچی بات کہنی ہے، جھوٹ ہرگز نہیں بولنا۔ پھر اسلام نے کہا کہ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا (النساء آیت ۱۱۳) کسی انسان پر بہتان نہیں باندھنا۔ اسلام نے یہ نہیں کہا کہ کسی مسلمان پر بہتان نہیں باندھنا بلکہ کہا کہ کسی انسان پر بہتان نہیں باندھنا۔ انسان کے حقوق کی حفاظت کی کہ اس نے جو قصور نہیں کئے خواہ مخواہ اس پر بہتان لگا کر یہ نہ کہا جائے کہ اس نے یہ قصور کیا ہے یا گناہ کیا ہے۔ پھر

اسلام کہتا ہے

کہ انصاف پر قائم رہتے ہوئے سچی گواہی دینی ہے كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ (النساء آیت ۱۳۶) اسلام یہ نہیں کہتا کہ مسلمان کے حق میں سچی گواہی دینی ہے اور کافر کے خلاف بے شک جھوٹی گواہی دے دو۔ اسلام کی یہ تعلیم نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ رحمۃ للعالمین ہیں مومن اور کافر سب کے حقوق کی حفاظت کی ہے۔ پھر اسلام کہتا ہے کہ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭاِعْدِلُوْا ۣ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (المائدہ آیت ۹) اسلام کہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ عدل اور انصاف کو قائم رکھنا ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ اگر کوئی غیر مومن ہے اور غیر مسلم ہے تو اس پر ظلم کرنا جائز ہے بلکہ اسلام یہ کہتا ہے کہ جتنا ایک مسلمان پر ظلم کرنا بُرا ہے اتنا ہی غیر مسلم پر ظلم کرنا بُرا ہے اور خدا تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہے اور گناہ ہے اور خدا تعالیٰ کے غضب کو مول لینے والی بات ہے۔

بعض مذاہب کی طرح اسلام یہ نہیں کہتا کہ مومن یا مسلمان سے سود نہ لے اسلام یہ کہتا ہے کہ کسی سے بھی سُود نہ لے خواہ وہ عیسائی ہو یا یہودی ہو یا ہندو ہو یا سکھ ہو یا کوئی بدمذہب ہو، کمیونسٹ ہو۔

سُود کسی سے بھی نہیں لینا

مَیں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا میں ہر چیز کی چھوٹی چھوٹی مثالیں دے رہا ہوں۔ جس وقت بعض قومیں کسی علاقہ پر غالب آجاتی ہیں تو وہ یہ بھی کیا کرتی ہیں کہ سُود کے ذریعہ سے استحصالِ دولت کرتی ہیں۔ تو اسلام نے یہ نہیں کہا کہ سود کے ذریعہ سے دولت سمیٹنے کے لئے غیروں کو نشانہ بناؤ بلکہ یہ کہا کہ کسی سے بھی سود نہیں لینا۔ پھر اسلام یہ نہیں کہتا کہ مسلمان کو گالی نہیں دینی بلکہ اسلام یہ کہتا ہے کہ غیر مسلم کو بھی، جو اسلام پر ایمان نہیں لایا اس کو بھی گالی نہیں دینی۔ ان کے خداؤں کو بھی گالی نہیں دینی۔ شرک ہے یہ اتنا بڑا ظلم ہے لیکن اسلام کہتا ہے کہ ان کے بُتوں کو بھی گالی نہیں دینی۔ پس اسلام نے انسان کے حقوق بھی قائم کئے ہیں اور انسان کے حقوق کی حفاظت بھی کی ہے۔ مَیں نے چند مثالیں دی ہیں ورنہ سارا قرآن کریم اس سے بھرا ہوا ہے۔

مَیں جب ۶۷ء میں لندن گیا تو ایک جگہ کچھ غیر مسلم اکٹھے ہوئے تھے اور مجھے وہاں تقریر کرنی پڑی۔ مَیں نے سوچا کہ ان کو یہی باتیں بتاؤں۔ چنانچہ مَیں نے ۸-۱۰ باتیں لیں اور ان کو بتایا کہ تم اگرچہ اسلام پر ایمان نہیں لاتے مگر اسلام پھر بھی تمہارے جذبات کی اور تمہارے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ اور اُن کو مثالیں دے کر بتایا۔

اسلامی تعلیم بہرحال مؤثر ہے

اور اس کا اُن پر اثر ہوا۔ غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بے جان چیزوں کیلئے بھی رحمۃ للعالمین ہیں اور جانداروں کے لئے بھی اور کافروں کے لئے بھی رحمۃ للعالمین ہیں اور مومنوں کے لئے بھی۔

اب ہم انسانی حقوق سے آگے بڑھ کر اور بلند ہو کر روحانی حقوق میں داخل ہوتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روحانی میدانوں میں انسان کے لئے اس قدر روحانی ترقیات کے دروازے کھولے ہیں کہ جن کا کوئی شمار نہیں۔ روحانی ترقیات میں پہلی بات جو انسان کا دماغ سوچتا ہے مثلاً اگر کسی عیسائی یا ہندو کو اسلام کی صداقت سمجھ آجائے تو پہلی بات وہ یہ سوچے گا کہ پچاس سال میری عمر ہو گئی میں بُتوں کو پوجتا رہا، شرک کرتا رہا، کبیرہ گناہ مَیں نے کئے، لوگوں کے مَیں نے حقوق مارے، انسانوں پر ظلم کئے، بداخلاقیاں کیں، غلط طریق سے مال اکٹھے کئے، سُود کے ذریعہ سے پیسہ سمیٹا، اس قدر گناہ ہیں کہ ان کا کوئی شمار نہیں۔ گناہوں کی یہ گٹھڑیاں اُٹھا کر مَیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤں تو میرے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ مومن کا، ایمان لانے والے کا پہلا سوال زبانِ حال سے یہی ہے۔ چنانچہ اعلان کر دیا قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا (الزمر آیت ۵۴) کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عالمین کے لئے رحمت بن کر آئے ہیں اس لئے تمہیں کوئی خوف نہیں ہے۔ اگر تم ایمان لے آؤ، اگر تم

سچی توبہ کر لو

اگر تم یہ عہد کر لو کہ آئندہ ان گناہوں کو ترک کر دو گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اسلام کی بتائی ہوئی نیکیوں پر قائم ہو جاؤ گے تو تمہارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

دوسرا خیال جو ایمان لانے والے انسان کے دماغ میں آ سکتا ہے اور آنا چاہیئے اور میں سمجھتا ہوں کہ روحانی ترقیات کے لئے بڑا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ میں انسان ہوں کمزور انسان ہوں، بشری کمزوریاں میرے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ کوشش کے باوجود بھی غفلت اور سستی کے لمحات بھی میری زندگی میں آئیں گے، کچھ گناہ مجھ سے سرزد ہو جائیں گے، کچھ نیکیاں مجھ سے چھوٹ جائیں گی تو میرا حشر کیا ہوگا۔ کیا ایمان لانے کے بعد بھی مجھے جہنم میں دھکیل دیا جائے گا؟ خدا تعالیٰ نے اسی جگہ یہ اعلان کر دیا کہ اگر تم نیک نیتی سے اور پوری توجہ کے ساتھ نیکیوں پر قائم ہو گے تو تمہاری نیکیاں اپنی جگہ پر ہوں گی لیکن تمہاری جو غلطیاں اور گناہ اور قصور ہیں وہ اللہ تعالیٰ سب معاف کر دے گا اور اپنی مغفرت کی چادر میں تمہیں لپیٹ لے گا۔ اس لحاظ سے بھی ایک مومن کے لئے آپؐ رحمت بن کر آئے

تیسرا سوال جو ایک سمجھدار انسانی دماغ سوچے گا یہ ہے کہ اگر میں اسلام لے آؤں تو مجھے کیا ملے گا؟ یہ

بڑا ضروری سوال

ہے انسانی فراست اور انسانی عقل یہ سوال کرتی ہے کہ اگر میں اسلام لے آؤں۔ اگر میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤں۔ اگر میں قرآن کریم کو سچی کتاب سمجھ لوں اور اس پر عمل کروں تو مجھے ملے گا کیا؟ اس کے لئے خدا تعالیٰ نے رحمۃ للعالمینؐ کو ہمارے لئے اسوہ بنایا۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝ (الاحزاب آیت: ۲۲)

اور یہ اعلان کر دیا کہ میں نے ایک مثال سامنے رکھ دی ہے یہ ہے ہمارا بندہ، ہر لحاظ سے ہمارا، کامل اور مکمل انسان! جس نے اپنی ساری روحانی استعدادوں کی کامل نشوونما پانے کی ہمارے فضل سے توفیق پائی ہے یہ تمہارے سامنے کامل نمونہ ہے۔

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران آیت: ۳۲)

تم اس کی اتباع کرو تو تمہیں تمہاری استعدادوں کے مطابق وہی کچھ مل جائے گا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی استعدادوں کے مطابق خدا سے ملا۔ اس کو

ہم محاورہ میں کہتے ہیں

کہ اتنا ملا کہ overflow (اوور فلو) کر جائے۔ برتن چھلک جائے۔ اتنا ہو کہ جھولی میں نہ سما سکے۔ خدا تعالیٰ تو اتنا دیتا ہے کہ اگر انسان صحیح راستہ پر گامزن ہو تو اس کی استعداد کے مطابق اس کو سب کچھ مل جاتا ہے اور کوئی کمی نہیں رہتی۔

لیکن یہ تو اصول ہے نا۔ ملتا کیا ہے؟ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کے مطابق جو سب کچھ ملتا ہے وہ سب کچھ ہے کیا؟ پہلے تو کہا کہ سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ پھر فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس معنی میں رحمت ہیں کہ اگر انسان آپؐ کی اتباع کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کا عشق اسے بخشا جائے گا۔ اور معرفتِ الٰہی کے بعد خدا تعالیٰ کی محبت دلوں میں پیدا کی جائے گی اور اس کے نتیجہ میں اسی کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ غیر اللہ سے کامل رہائی حاصل ہو جائے گی۔ اور جو تکیہ کیا جاتا ہے کسی شئے پر یا کسی انسان پر یا کسی جتھے پر یا کسی سیاسی اقتدار پر یا کسی حکومت پر یا کسی بین الاقوامی تنظیم پر اس کا کوئی سوال نہیں رہے گا بلکہ غیر اللہ سے پوری رہائی مل جائیگی۔ کیونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کا عشق انسان کے دل میں پیدا ہو جائے گا تو محبت اور عشق کا ایک نتیجہ تو یہ نکلا کہ غیر اللہ سے رہائی حاصل ہو جائے گی اور دوسرا نتیجہ یہ نکلے گا کہ خدا تعالیٰ کو پہچاننے کے بعد، خدا تعالیٰ کی معرفت کے حصول کے بعد، اس کی محبت دل میں پیدا ہو جانے کے بعد انسان گناہوں سے نجات حاصل کرلے گا۔ گناہ پر جرأت نہیں کرے گا۔

ہمارا دماغ ہمیں یہ پوچھتا ہے کہ ہمیں اور کیا ملے گا؟

خدا کہتا ہے

کہ تمہیں اس دنیا میں جنت مل جائے گی۔ محض جنت نہیں بلکہ اس دنیا میں تمہیں پاک زندگی اور جنت ملے گی اور نفسانی جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے تم نکالے جاؤ گے اور روحانی زندگی تمہیں بخشی جائے گی۔

پس اس معنی میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں۔ ہر شے کے حقوق کی تعیین کی اور ان کی حفاظت کا سامان کیا۔ ہر شے کے حقوق کی جب تعیین کی اور ان کی حفاظت کی تو ان کے لئے رحمت بن گئے۔ ہر جاندار کے حقوق کی تعیین کی اور ان کے حقوق کی حفاظت کی اور ہر جاندار کے لئے آپ رحمت بن گئے۔ پھر کافر و مومن ہر انسان کے حقوق کی تعیین کی اور ان کی حفاظت کی۔ مسلمان کے غصے سے بھی غیر مسلم کو بچایا، ایک مسلمان کے ہاتھ کے ظلم سے بھی ایک غیر مسلم کو بچایا اور کہا کہ اگر تم میری اتباع کرنا چاہتے ہو تو تم عدل اور انصاف کو نہیں چھوڑو گے۔ اس لحاظ سے آپؐ رحمۃ للعالمین ہیں۔ پھر جو لوگ اسلام لائے جو مسلمان ہو گئے، جن کے سامنے

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ

تھا اور جنہوں نے آپ کی اتباع کی ان کو خدا کی درگاہ تک پہنچا دیا اور ان کو ہر چیز مل گئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو تیرے عاشق بندے ہیں ان کو تو دنیا کی "ہر چیز" دے دیتا ہے لیکن جب تو انہیں مل جائے تو دنیا کی "ہر چیز" کی انہیں کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ تو ہی ان کے لئے کافی ہے۔ غرض خدا تعالیٰ نے اس معنی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مومن کے لئے بھی رحمت بنایا۔ یہ بڑا وسیع مضمون ہے قرآن کریم میں یہی مضمون بیان ہوا ہے کہ کس طرح کس رنگ میں اور کس کے لئے آپؐ رحمت بنے۔ میں نے چند مثالیں دے کر آپ کو بتایا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور آپ کا بلند اور ارفع مقام ہے۔ اتنا احسان ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہم غریب عاجز بندوں پر جو کہ اپنی اپنی استعداد اور سمجھ کے مطابق آپؐ کی پیروی کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو حاصل کرنے والے ہیں کہ ہمارا نفس ہمیں کہتا ہے اور ہماری روح ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم کثرت کے ساتھ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کریں اور وہ کبھی کافی نہیں ہوگا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ!

درخواست دعا

میری بڑی بیٹی عزیزہ ناصرہ بیگم (بنت سید محمد افضل صاحب فلائیٹ سارجنٹ پی اے ایف (ریٹائرڈ)) گزشتہ چار ماہ شدید بیمار رہی ہے۔ اب قدرے افاقہ ہے تاہم کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت عزیزہ کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (سیدہ امۃ الرشید راشدہ۔ امر پورہ۔ راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرض کی ادائیگی کی اہمیت

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل، مربی سلسلہ

قرض ایک اضطراری ضرورت ہے جو انسان حاصل کرتا ہے مگر اس کی ادائیگی ضروری ہے اور اس کی عدم ادائیگی حسن معاملہ کے خلاف ہے اور انتہائی اخلاقی کمزوری اور گناہ کا جرم ہے۔

قرضہ کے معاملہ میں قرآنی حکم یہ ہے کہ قرضہ لیتے وقت تحریر ہونی چاہیئے اور قرضہ کی واپسی کے لئے میعاد کا تقرر بھی ہو بلکہ قرض دیتے وقت دو گواہوں کی شہادت بھی لکھوائی جائے۔ بعض اشخاص باہمی اعتماد اور اچھے تعلقات کی وجہ سے قرض لینے اور دینے کی تحریر نہیں کرتے جس سے فریقین کے درمیان کسی وقت بھی اختلاف ہو سکتا ہے۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کے متعلق کئی ارشادات بیان فرمائے ہیں۔ آپ نے قرض کی عدم ادائیگی کو چوری کے قرار دیا ہے فرمایا:۔

"من ادان دینا وھو لا ینوی قضاءہ فھو سارق" (ابن ماجہ)

جو شخص قرض لیتا ہے اور اس کی ادائیگی کی نیت نہیں کرتا وہ چور ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب کوئی شخص کسی سے قرض حاصل کرتا ہے تو وہ انتہائی ضرورت سے قرض لینے کے لئے بار بار درخواست کرتا ہے اور اپنی پریشانی ایسے انداز سے پیش کرتا ہے کہ جذبات میں رقت پیدا ہو جاتی ہے اور ہمدردی کی خاطر انسان قرض دینے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر مقروض یہ ارادہ کرے کہ وہ قرض ادا نہیں کرتا تو وہ اخلاقی جرم کا ارتکاب کر رہا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص بوقت ضرورت کے لئے قرض لیتا ہے مگر اس کو کوئی ناگہانی مصیبت گھیر لیتی ہے اور وہ میعاد کے اندر قرض ادا نہیں کر سکتا تو قرآنی ارشاد ہے کہ قارض اسے مناسب وقت تک مہلت دے دے چنانچہ فرمایا:۔

"فَنَظِرَةٌ اِلٰی مَیْسَرَةٍ"

اگر قرض دار تنگدست ہو تو اس قدر مہلت دو کہ وہ فراخ دست ہو جائے۔

(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرض کے متعلق ایک اصولی ارشاد بیان فرماتے ہیں:۔

"ایاکم والدّین فانہ ھمّ باللیل ومذلۃ بالنھار"

کہ قرض لینے سے محفوظ رہو کیونکہ قرض سے اگر رات کو غم ہے تو دن کے وقت ذلت و رسوائی ہے

مقروض کام کر کے واپس آتا ہے رات آرام اور نیند کا وقت ہوتا ہے مگر قرض کا بوجھ اس کی کمر توڑ رہا ہوتا ہے اور دماغ پریشان ہوتا ہے ایسا شخص کب سو سکتا ہے۔ اس کی رات کروٹیں بدلتے ہوئے گزرتی ہے اور وہ نیند جیسی نعمت عظمیٰ سے محروم ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں اس کے اعصاب متاثر ہوتے ہیں اور وہ قسما قسم کے امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے دن کے وقت قرض دینے والا دروازہ پر دستک دیتا ہے اور قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کر رہا ہوتا ہے۔ بعض اوقات عدالت تک نوبت پہنچتی ہے۔ ایسے آدمی کا وقار ختم ہو جاتا ہے اور وہ ذلیل و رسوا ہو جاتا ہے۔

ایسے اشخاص جو صاحب حیثیت ہوں اور وہ پھر بھی قرض کی ادائیگی نہ کریں تو یہ امر انتہائی افسوسناک ہے۔ ایسے اشخاص کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ"

دولت مند کا قرض کے ادا کرنے میں التوا کرنا ظلم ہے۔

(۳)

قرض کی ادائیگی وصیت کی ادائیگی سے بھی ضروری ہے اور وصیت کی ادائیگی سے قرض کی ادائیگی مقدم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ آپ اس وفات یافتہ شخص کا جنازہ نہیں پڑھاتے تھے جس کے ذمہ قرض ہو اور اس کا ترکہ و جائیداد اس قرض کی ادائیگی کی متحمل نہ ہو سکتی ہو چنانچہ صحیح بخاری میں ہے:۔

"عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ قال کنّا جلوسًا عند النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم اذ اُتِیَ بجنازۃ ...... فقالوا صلّ علیھا قال ھل ترک شیئًا قالوا لا قال فھل علیہ دَین قالوا ثلاثۃ دنانیر قال صلّوا علٰی صاحبکم قال ابو قتادۃ صلّ علیہ یا رسول اللہ وعلیّ دَینہ فصلّی علیہ"

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا اور حضور کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ حضور اس کی جنازہ پڑھا دیں تو آپ نے دریافت فرمایا کیا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے۔ جواب دیا گیا۔ نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا اس کے ذمہ قرض ہے؟ صحابہ نے کہا کہ ہاں اس کے ذمہ تین دینار واجب الادا ہیں۔ آپ نے فرمایا تم خود ہی اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھ لو۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ اس کے قرض کی ادائیگی کا میں ذمہ وار ہوں۔ اس پر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔

اس حدیث سے قرض کی ادائیگی کی اہمیت واضح ہے۔ اگر قرض لیا گیا ہے تو اس کی ادائیگی وقت مقررہ پر کرنی چاہیئے اور ادائیگی میں اخلاقی پیشرفت ہو کیونکہ یہ ایک حق ہے جو تم نے بوقت ضرورت دوسرے سے حاصل کیا ہے اور اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ خیارکم احسنکم قضاءً کہ تم میں سے وہ بہترین ہے جو قرض کی ادائیگی اچھے طریق سے کرے۔

ولادت

مکرم ملک اللہ بخش (واقف زندگی آف چک منگلا ضلع سرگودھا) کلرک وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دس سال اور دو بچیوں کے بعد ۲۶ اکتوبر ۷۷ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "ناصر احمد" تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور اسے نیک صالح خادم اسلام اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(حکیم محمد اسلم فاروقی (واقف زندگی) ربوہ)

ٹیوشن انگریزی برائے

مڈل	میٹرک	و ایف اے
۵۵/-	۵۵/-	۷۵/- (ماہوار)

پڑھانے کا سالہا سال کا تجربہ

راشد احمد بی اے کوارٹر ۳ تحریک جدید ربوہ

۵۰۰ تا ۶۰۰ روپے ماہوار وظیفہ

برائے:

سیل ریپریزنٹیٹو کورس (SALE REPRESENTATIVE COURSE) علمی و عملی تربیت میں کامیابی کے بعد معقول مشاہرہ پر مستقل ملازمت بطور سیلز ایجنٹ یا سیلز آفیسر حسب کوائف و قابلیت

شرائط برائے داخلہ

سیلز آفیسر: گریجوایٹ یا انڈر گریجوایٹ مع تجربہ

سیلز ایجنٹ: میٹرک پاس عمدہ صحت والے

سیلز مینیجر ہیومیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان

ہیڈ آفس ربوہ - فون [illegible]

سونے اور چاندی کے اعلیٰ • معیاری • عروسی زیورات

نیز:

جدید دور کے تقاضوں کے مطابق اعلیٰ ڈیزائن بنانے کے لئے

نور احمد علی جیولرز

غلام احمد اینڈ برادرز، اکبر بازار شیخوپورہ (فون نمبر ۳۶۸) کو یاد فرمائیے!

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ

بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں!

مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ لاہور۔ فون ۶۲۸۷۹

گھر: ملک عبد اللطیف ستکوہی فون ۶۲۵۱۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس بیس ۲۰ روپے
نورِ نظر اولادِ نرینہ کے لئے کورس پینتیس ۳۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ - فون ۵۳۸

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳۔ فیروز پور روڈ ——— بالمقابل تھانہ اچھرہ ——— لاہور
فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس
اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے
فائدہ اٹھائیے
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰ منٹگمری روڈ۔ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو
۳۱۱۴۶۳

اچھی صحت راز ہے زندگی کا!
مطب
اپنی طبی ضروریات اور حفظانِ صحت مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔
باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر دوا اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔
حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اوّل
المنار دواخانہ۔ گولبازار۔ ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنے کاروبار اور تجارت کو فروغ دیجئے
(مینیجر الفضل)

کپڑے کی مشہور دوکان
الفردوس
۸۵۔ بی انارکلی۔ لاہور
الفردوس شال مرچنٹ
ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں۔ زنانہ و مردانہ دُھسّے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں نیز ریڈی میڈ کُرتے، شلواریں، سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔
الفردوس شال مرچنٹ
۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

ہمدرد نسواں (محبوب اٹھرا)
اٹھرا کے علاج کے لئے
قیمت مکمل کورس ۔/۲۸ روپے
دوائی فضلِ الٰہی
اولاد نرینہ کے لئے مفید و مجرّب نسخہ
مکمل کورس ۔/۲۰ روپے
زد جام عشق
قوتِ اعصاب پٹھوں کی طاقت کیلئے بہت مفید ہے
قیمت مکمل کورس ۔/۵۰ روپے
دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ
ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیے
(گورنمنٹ کنٹریکٹرز)
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۴۲۰ * رہائش ۶۲۹۳۰ * فیکٹری رجسٹریشن ۷۱۰۷۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں!

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
فون نمبر ۵۲۶۲۳

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیئے!

آپ کی اپنی
ٹریول ایجنسی
امریکہ، کینیڈا، مغربی جرمنی، استنبول۔ یونان اور مڈل ایسٹ کیلئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے آج ہی رجوع فرمائیں!
★ انڈس ٹریول سروس ★
فون ۶۴۸۰۵۰
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل لاہور

ربوہ میں
جائیداد کی خرید و فروخت
ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے ربوہ میں ایک باقاعدہ رجسٹرڈ ادارہ ایک عرصے سے آپ کی خدمت کر رہا ہے ہمارے پاس ربوہ شہر اور مضافات میں ہر قسم کے پلاٹ اور زرعی زمین برائے فروخت موجود ہے نیز ربوہ کے ہر محلہ میں مکان بھی خرید سکتے ہیں۔
ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ متصل قومی مرکزی بچت بینک ربوہ

مطب
اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کیلئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔
اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم
مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۴۸۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انتظار کی گھڑیاں ختم

اِفتتاح • اِفتتاح • اِفتتاح

غلبۂ اسلام کے دیوانو۔ احمدیّت کے پروانو
آپکے محبوب اِدارہ

نیو یارک جیولرز

۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (فون ۴۱۰۹۷۴)

کی دوسری برانچ

نیو یارک جیولرز ۱۱۱۔ فیروزپور روڈ۔ نزد گلیکسی سینما۔ لاہور

کا

اِفتتاح

جناب چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیّہ لاہور نے مؤرخہ ۹ر نومبر بروز بدھوار شام کو فرما دیا ہے۔

پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز